فیضانِ لیلۃ القدر

فیضانِ رمضان

کا ایک باب

از: شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی فون: 4921389-95/4126999 فیکس: 4125858

Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فَیضانِ لَیلَۃُ الْقَدر

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس نے مجھ پر دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا، وہ مریگا نہیں جب تک جنّت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب ج۲ ص۳۲۸ حدیث۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لَیلَۃُ الْقَدر اِنتہائی بَرَکت والی رات ہے اِس کو لَیلَۃُ الْقَدر اِسلئے کہتے ہیں کہ اِس میں سال بھر کے اَحکام نافِذ کئے جاتے ہیں۔ یعنی فِرِشتے رَجِسٹروں میں آیندہ سال ہونے والے مُعامَلات لکھتے ہیں۔ جیسا کہ تفسیرِ صاوی جلد ۶ صفحہ نمبر ۲۳۹۸ پر ہے، اَیْ اِظْھَارُھَا فِیْ دَوَاوِیْنِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰی ترجمہ : اسے (یعنی اُمورِ تقدیر کو) مُقرَّب فرشتوں کے رجسٹروں میں ظاہر کر دیا جاتا ہے۔ اور بھی مُتَعَدِّد شرافتیں اِس مُبارَک رات کو حاصِل ہیں۔ مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں، اِس شب کو لَیلَۃُ الْقَدر چندوُجوہ سے کہتے ہیں: (۱) اس میں سالِ آئندہ کے اُمور مقرر کر کے ملائکہ کے سپُرد کر دیئے جاتے ہیں۔ قدر بمعنٰی تقدیر یا قدر بمعنٰی عزّت یعنی عزّت والی رات (۲) اس میں قدر والا قرآنِ پاک نازِل ہوا (۳) جو عبادت اِس میں کی جاوے اُس کی قدر ہے (٤) قدر بمعنٰی تنگی یعنی ملائکہ اِس رات میں اِس قدر آتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔ ان وُجوہ سے اسے شب قدر یعنی قدر والی رات کہتے ہیں۔ (مواعظِ نعیمیہ، ص ۶۲)

بُخاری شریف کی حدیث میں ہے، جس نے اِس رات میں ایمان اور اِخلاص کے ساتھ قِیام کیا تو اِس کے عمر بھر کے گزشتہ گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری، ج۱ ص ۶۶۰، حدیث ۲۰۱۴)

83 سال 4 ماہ سے زیادہ عبادت کا ثواب

لہٰذا اِس مقدّس رات کو ہرگز ہرگز غفلت میں نہیں گُزارنا چاہئے۔ اِس رات عِبادت کرنے والے کوایک ہزار ماہ یعنی تراسی سال چار ماہ سے بھی زِیادہ عِبادت کاثواب عطا کیا جاتا ہے۔اور اِس زیادہ کاعلم اللہ عزوجل جانے یااس کے بتائے سے اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانیں کہ کتنا ہے۔ اِس رات میں حضرتِ سیّدنا جبرِیل علیہ السلام اور فرِشتے نازِل ہوتے ہیں اور پھرعِبادت کرنے والوں سے مُصافَحہ کرتے ہیں۔ اِس مبارک شب کا ہرایک لمحہ سلامتی ہی سلامتی ہےاور یہ سلامتی صُبحِ صادِق تک برقرار رہتی ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا خاصُ الخاص کرم ہے کہ یہ عظیم رات صِرف اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت کوعطا کی گئی ہے۔اللہ عزوجل قرآنِ پاک میں ارشادفرماتا ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّـآ اَنزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ج وَمَـآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ط لَيْلَةُ الْـقَدْرِ لا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ط

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِاِذْنِ رَبِّهِم ج مِّن كُلِّ اَمْرٍ لا سَلٰمٌ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ع

ترجمۂ کنزُالایمان : اللہ عزوجل کے نام سے شُروع جوبہُت مہربان رَحمت والا، بے شک ہم نے اِس کوشبِ قدر میں اُتارا اورتُم نے جانا، کیاشبِ قدر؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر،اِس میں فرِشتے اورجبرئیل (علیہ السلام) اُترتے ہیں اپنے ربّ عزوجل کے حُکم سے، ہرکام کیلئے، وہ سلامتی ہے صُبح چمکنے تک۔ (پ۳۰،سورۃ القدر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! شبِ قدر کس قدر اَہم رات ہے کہ اسکی شانِ مُبارَک میں اللہ عزوجل نے پُوری ایک سُورت نازِل فرمائی۔ جسے ابھی آپ نے مُلاحظہ کیا۔اِس سورۂ مبارکہ میں اللہ عزوجل نے اس مبارک رات کی کئی خُصوصِیّات اِرشادفرمائی ہیں۔
مُفَسِّرِین کِرام رحمہم اللہ تعالیٰ اِسی سورۂ قدر کے ضِمن میں فرماتے ہیں،اس رات میں اللہ عزوجل نے قرآنِ مجید کو لَوحِ مَحفُوظ سے پہلے آسمانِ دنیا پر نازِل فرمایااور پھر تقریباً23 برس کی مُدّت میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اسے بتدرِیج نازِل کیا۔ (از تفسیرِ صاوی، ج۶ص ۲۳۹۸)

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رنجیدہ ہوگئے

تفسیرِ عزیزی میں ہے کہ جب ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سابِقہ اَنبیاءِ کرام عَلَیہِمُ السَّلام کی اُمّتوں کی طویل عُمروں اوراپنی اُمّت کی قلیل عُمروں کومُلاحظہ فرمایاتو غمخوارِ اُمّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک دِل شفقت سے بھر آیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَنجیدہ ہوگئے کہ میرے اُمّتی اگر خوب خوب نیکیاں کریں جب بھی اُن کی برابری نہیں کرسکیں گے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کی رَحمت جوش پرآئی اوراُس نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لَیلَۃُ القَدر عطافرمائی۔ (تفسیرِ عزیزی، ج۴ص ۴۳۴)

ایمان افروز حکایت

سورۂ قدر کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے بعض مُفَسِّرین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ہی ایمان اَفروز حکایت بیان کی ہے۔ اِس کا مضمون کچھ اِس طرح ہے کہ حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزار ماہ اِس طرح عبادت کی کہ رات کو قیام اور دِن کو روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں کُفّار کیساتھ جِہاد بھی کرتے۔ وہ اِس قدر طاقتور تھے کہ لوہے کی وَزنی اور مَضبوط زَنجیروں کو اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے تھے۔

کُفّارِ نابَنجار نے جب دیکھا کہ حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کوئی بھی حَربہ کارگر نہیں ہوتا تو باہَم مشورہ کرنے کے بعد بہت سارے مال و دولت کا لالچ دے کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ کو اِس بات پر آمادہ کرلیا کہ وہ کسی رات نیند کی حالت میں پائے تو انہیں نہایت ہی مضبوط رَسیّوں سے خوب اچھی طرح جکڑ کر اِن کے حوالے کردے۔ چنانچہ بے وَفا بیوی نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے اور اپنے آپ کو رسیّوں سے بندھا ہوا پایا تو فوراً اپنے اعضاء کو حَرکت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے رَسیاں ٹوٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آزاد ہوگئے۔ پھر اپنی بیوی سے اِستِفسار کیا، مجھے کس نے باندھ دیا تھا؟ بے وفا بیوی نے وفاداری کی نَقلی اَداؤں سے جھوٹ مُوٹ کہہ دیا کہ میں تو آپ کی طاقت کا اَندازہ کر رہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِن رسیّوں سے کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرواتے ہیں۔ بات رَفع دَفع ہوگئی۔ ایک بار ناکام ہونے کے باوُجود بے وفا بیوی نے ہمّت نہیں ہاری اور مُسلسل اس بات کی تاک میں رہی کہ کب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند طاری ہو اور وہ اِنہیں باندھ دے۔

آخر کار ایک بار پھر موقع مل ہی گیا۔ لہٰذا جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غَلَبہ ہوا تو اُس ظالمہ نے نہایت ہی چالاکی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوہے کی زنجیروں میں اچھی طرح جکڑ دیا۔ جُوں ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کُھلی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی جھٹکے میں زنجیر کی ایک ایک کڑی الگ کردی اور بآسانی آزاد ہوگئے۔ بیوی یہ منظر دیکھ کر سَٹپٹا گئی مگر پھر مَکّاری سے کام لیتے ہوئے وُہی بات دُہرادی کہ میں تو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آزما رہی تھی۔ دورانِ گفتگو (حضرتِ) شَمْعُون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے اپنی بیوی کے آگے اپنا راز اِفشاء کردیا کہ مجھ پر اللہ عزوجل کا بڑا کرم ہے اُس نے مجھے اپنی وِلایت کا شَرَف عِنایت فرمایا ہے۔ مجھ پر دُنیا کی کوئی چیز اَثر نہیں کرسکتی مگر ہاں، میرے سَر کے بال۔ چالاک عورت ساری بات سمجھ گئی۔

آہ! اُسے دُنیا کی محبت نے اندھا کردیا تھا۔ آخر ایک بار مَوقعہ پا کر اُس نے آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ہی کے اُن آٹھ گیسوؤں سے باندھ دیا جن کی درازی زَمین تک تھی۔ (یہ اگلی اُمّت کے بُزُرگ تھے۔ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّتِ گیسو زِیادہ سے زِیادہ شانوں تک ہے) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھ کُھلنے پر بڑا زور لگایا مگر آزاد نہ ہوسکے۔ دُنیا کی دَولت کے نشہ میں بَدمست بے وَفا بیوی نے اپنے نیک اور پارسا شوہر کو دشمنوں کے حوالے کردیا۔

کُفّارِ بداَطوار نے حضرتِ شَمْعُون (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو ایک سُتون سے باندھ دیا اور اِنتہائی بے دَردی اور سَفّاکی سے اُن کے ناک، کان کاٹ ڈالے اور آنکھیں نکال لیں۔ اپنے ولیٔ کامل کی بے کسی پر ربُّ العزّت عزوجل کی غیرت کو جوش آیا۔ قہرِ قہّار و غضبِ جبّار جلّ جلالہٗ نے ظالم کافروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا اور دُنیا کے لالچ میں آ کر بے وفائی کرنے والی بدنصیب بیوی پر قہرِ خُداوندی عزوجل کی بجلی گری اور وہ بھی خاکِستر ہوگئی۔ (ماخوذ از مکاشفۃ القلوب، ص ۳۰۶)

ہماری عُمریں تو بَہُت قَلیل ہیں

حضراتِ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے جب حضرتِ سیِّدُنا شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عِبادات وجِہاد وتکالیف ومصائب کا تذکِرہ سُنا تو انہیں حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بڑا رَشک آیا اور ماہِ نُبُوَّت، آقائے رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں عَرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہمیں تو بَہُت تھوڑی عُمریں ملی ہیں۔ اِس میں بھی کچھ حِصّہ نیند میں گزرتا ہے تو کچھ طَلَبِ مَعاش میں، کھانے پکانے میں اور دیگر اُمورِ دُنیوی میں بھی کچھ وَقْت صَرْف ہوتا ہے۔ لِہٰذا ہم تو حضرتِ شَمعون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح عِبادت کرہی نہیں سکتے۔ یُوں بنی اِسرائیل ہم سے عِبادت میں بڑھ جائیں گے۔

اُمّت کے غمخوار آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سُن کر غمگین ہوگئے۔ اُسی وَقْت حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ اَمین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام حاضرِ خدمتِ بابَرَکت ہوئے اور اللہ عزوجل کی جانب سے سُورۃُ القدر پیش کی اور تسلّی دے دی گئی کہ پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَنجیدہ نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت کو ہم نے ہر سال میں ایک ایسی رات عِنایت فرمادی کہ اگر وہ اُس رات میں میری عِبادت کریں گے تو حضرتِ شَمْعُون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہزار ماہ کی عِبادت سے بھی بڑھ جائیں گے۔ (ماخوذ ازتفسیرِ عزیزی، ج۴ص۴۳۴)

آہ! ہمیں قدر کہاں؟

اللہ اکبر عزوجل! میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خُدائے رَحمٰن عزوجل اپنے محبوبِ ذِیشان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمّت پر کس قدر مہربان ہے اور اُس نے ہم غُلاموں پر ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی آخرُ الزّماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صَدْقے کِس قدر عظیمُ الشّان اِحسان فرمایا کہ اگر شبِ قدر میں عِبادت کرلیں تو ایک ہزار ماہ سے بھی زِیادہ کی عِبادت کا ثواب پالیں۔

مگر آہ! ہمیں شبِ قدر کی قدر کہاں؟ ایک صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان بھی تو تھے کہ اُن کی حسرت پر ہم سب کو اِتنا بڑا اِنعام بغیر کسی خواہش کے مل گیا۔ اُنہوں نے تو اِس کی قدر بھی کی مگر ہم ناقدروں کو تو عِبادت کی فُرصت ہی نہیں ملتی۔ آہ! ہر سال ملنے والے اِس عظیمُ الشّان اِنعام کو ہم غفلت کی نَذْر کردیتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات کے کارڈ کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قدر کی دل میں عظمت بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ الحمدللہ عزوجل سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اَخلاقیات کے تعلّق سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مَدَنی منّوں اور منّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرَتَّب کئے گئے ہیں۔ فکرِ مدینہ (یعنی اپنے اعمال کا محاسبہ) کرتے ہوئے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرکے دعوتِ اسلامی کے مقامی ذِمّہ دار کو ہر مدنی ماہ یعنی اسلامی مہینے کی اِبتدائی دس تاریخ کے اندر اندر جمع کروانا ہوتا ہے۔ مدنی اِنعامات نے نہ جانے کتنے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کردیا ہے! اِس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح کا بیان ہے، عَلاقے کی مسجد کے امام صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہیں، انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بڑے بھائی جان کو مَدَنی اِنعامات کا کارڈ تحفے میں دیا۔ وہ گھر لے آئے اور پڑھا تو حیران رَہ گئے کہ اِس مختصر سے کارڈ میں ایک مسلمان کو اسلامی زندگی گزارنے کا اتنا زبردست فارمولا دے دیا گیا ہے! مَدَنی اِنعامات کا کارڈ ملنے کی بَرَکت سے الحمدللہ عزوجل اُن کو نماز کا جذبہ ملا اور نمازِ باجماعت کی ادائیگی کیلئے مسجد میں حاضر ہوگئے اور اب پانچ وقت کے نمازی بن چکے ہیں، داڑھی مبارک بھی سجالی اور مدنی اِنعامات کا کارڈ بھی پُر کرتے ہیں۔

مدنی انعامات کے عامل پہ ہر دم ہر گھڑی
یا الٰہی عزوجل! خوب برسا رحمتوں کی تُو جھڑی

عاملینِ مدنی انعامات کیلئے بشارتِ عظمیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرنے والے کس قَدَر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اس مدنی بہار سے لگایئے چنانچہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حلفیہ بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ المرجّب ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مدنی اِنعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عزوجل اُس کی مغفرت فرمادے گا۔

مدنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے
قربِ حق عزوجل کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد !

تمام بھلائیوں سے مَحروم کون ہے ؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں ، ایک بار جب ماہِ رَمضان شریف تشریف لایا تو سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سَرورِ ذِیشان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے اَفضل ہے جو شخص اُس رات سے محروم رہ گیا، گویا تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔ (سنن ابنِ ماجہ، ج ۲ ص ۲۹۸ حدیث ۱۶۴۴)

ایک ہزار شہزادے

سُوْرَۃُ الْقَدْر کا ایک اور شانِ نُزول مشہور تابعی حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَنقُول ہے۔ چُنانچہ سیِّدُنا کعبُ الاحبار رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں ایک نیک خصلت بادشاہ تھا۔ اللہ عزوجل نے اُس زمانے کے نبی علیہ السلام کی طرف وَحْی فرمائی کہ فُلاں سے کہو کہ اپنی تمنّا بیان کرے۔ جب اس کو پیغام ملا تو اس نے عرض کی، اے میرے ربّ عزوجل میری تمنا ہے کہ میں اپنے مال، اولاد اور جان کے ساتھ جہاد کروں۔ اللہ عزوجل نے ایک ہزار لڑکے عطا فرمائے۔ وہ اپنے ایک ایک شہزادے کو اپنے مال کے ساتھ لشکر کیلئے تیار کیا کرتا اور پھر اسے اللہ عزوجل کی راہ میں مُجاہِد بنا کر بھیج دیتا۔ وہ ایک ماہ جہاد کرتا اور شہید ہو جاتا۔ پھر دوسرے شہزادے کو لشکر میں تیار کرتا تو ہر ماہ ایک شہزادہ شہید ہو جاتا۔ اِس کے ساتھ ساتھ بادشاہ رات کو قِیام کرتا اور دِن کو روزہ رکھا کرتا۔ ایک ہزار مہینوں میں اس کے ہزار شہزادے شہید ہو گئے۔ پھر خود آگے بڑھ کر جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اِس بادشاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مرتبہ کوئی شخص نہیں پا سکتا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازِل فرمائی کہ لَیلَۃُ القدرِ لا خیر مّن الفِ شہر ط ترجمۂ کنزُالایمان : شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر، یعنی اس بادشاہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہزار مہینوں سے جو کہ اِس بات نے رات کے قِیام، دِن کے روزوں اور مال، جان اور اولاد کے ساتھ راہِ خدا عزوجل میں جہاد کر کے گزارے اِس سے بہتر ہے۔ (تفسیرِ قُرطبی، ج ۲۰، پ ۳۰، ص ۱۲۲)

ہزار شہزادوں کی بادشاہت

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر وَرّاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیِّدُنا سُلَیمان علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی مِلک میں پانچ سو شہر تھے اور سیِّدُنا ذُالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مِلک میں بھی پانچ سو شہر۔ یوں ان دونوں کی مِلک میں ایک ہزار شہر ہوئے۔ تو اللہ عزوجل نے اِس رات کے عَمَل کو جو اِسے پائے اُس کیلئے ان دونوں کی مِلک سے بہتر بنایا ہے۔ (تفسیرِ قُرطبی، ج ۲۰، پ ۳۰، ص ۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ رات ہر طرح سے خَیریت وسلامتی کی ضامِن ہے۔ یہ رات اوّل تا آخِر رَحْمت ہی رَحْمت ہے۔ مُفَسِّرِینِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، یہ رات سانپ وبچھو، آفات وبلیّات اور شیاطین سے بھی محفوظ ہے اس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔

پرچم کُشائی

رِوایَت ہے کہ شبِ قدر میں سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى کے فِرِشتوں کی فوج حضرتِ جبرئیل علیہ السلام کی سرداری میں زَمین پر اُترتی ہے اور اُن کے ساتھ چار جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا حضورِ انور، شافِعِ محشر، مدینے کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قَبْرِ مُنَوَّر پر، ایک جھنڈا بیتُ المقدس کی چھت پر، اور ایک جھنڈا کعبۂ معظّمہ کی چھت پر، ایک جھنڈا طورِ سینا پر لہراتے ہیں پھر یہ فِرِشتے مسلمانوں کے گھروں میں تشریف لے جا کر ہر مؤمن مرد وعورت کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں، سلام عزوجل (سلام اللہ عزوجل کا صِفاتی نام ہے) تم پر سلامتی بھیجتا ہے۔ مگر جن گھروں میں شرابی یا خنزیر کھانے والا یا بلا وجہ شَرْعی اپنی رِشتہ داری کاٹ دینے والا رہتا ہو ان گھروں میں یہ فِرِشتے داخِل نہیں ہوتے۔ (تفسیر صاوی، ج ۶ ص ۲۴۰۱)

ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ اِن فِرِشتوں کی تعداد رُوئے زمین کی کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اور یہ سب سلام ورحمت لے کر نازِل ہوتے ہیں۔ (تفسیر دُرِّ منثور، ج ۸ ص ۵۷۹)

سبز جھنڈا

ایک اور طویل حدیث جسے حضرتِ سیّدنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے روایت کیا ہے، اِس میں شبِ قدر کے بارے میں نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عزّوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ فرمانِ عالیشان نَقل کیا گیا ہے، جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عزّوجل حُکم سے حضرتِ جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ایک سبز جھنڈا لئے فِرشتوں کی بہت بڑی فوج کے ساتھ زمین پر نُزول فرماتے ہیں اور اُس سبز جھنڈے کو کعبۂ معظّمہ پر لہرا دیتے ہیں۔ حضرتِ جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سو بازو ہیں، جن میں سے دو بازو صِرف اِسی رات کھولتے ہیں۔ وہ بازو مَشرِق و مغرِب میں پھیل جاتے ہیں۔ پھر حضرتِ جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فِرِشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ جو کوئی مسلمان آج رات قِیام، نَماز یا ذِکرُ اللہ (عزّوجل) میں مشغول ہے اُس سے سلام و مُصافَحہ کرو۔ نیز اُن کی دُعاؤں پر آمین کہو۔ چنانچہ صُبح تک یہی سِلسلہ رہتا ہے۔ صبح ہونے پر حضرتِ جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فِرِشتوں کو واپسی کا حکم صادِر فرماتے ہیں۔ فِرِشتے عرض کرتے ہیں، اے جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اللہ عزّوجل نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اُمّت کی حاجات کے بارے میں کیا کِیا؟ حضرتِ جبرئیل علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں، اللہ عزّوجل نے اِن لوگوں پر خصوصی نَظرِ کرم فرمائی اور چار قسم کے لوگوں کے عِلاوہ تمام لوگوں کو مُعاف فرما دیا۔ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ چار قِسم کے لوگ کون سے ہیں؟ ارشاد فرمایا، (۱) ایک تو عادی شرابی (۲) دوسرے والدین کے نافرمان (۳) تیسرے قَطعِ رِحمی کرنے والے (یعنی رِشتہ داروں سے تعلُّقات توڑنے والے) اور (٤) چوتھے وہ لوگ جو آپس میں بُغض و کینہ رکھتے ہیں اور آپس میں قَطعِ تعلُّق کرنے والے۔ (شُعَبُ الایمان، ج ۳ ص ۳۳٦ حدیث ۳٦۹۵)

بد نصیب لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ شبِ قدر کس قدر عظمت والی رات ہے۔ اِس رات میں ہر خاص و عام کو بخش دیا جاتا ہے تاہم عادی شرابی، ماں باپ کے نافرمان، قَطعِ رحمی کرنے والے اور آپس میں بلا کسی شَرعی مجبوری کے کینہ رکھنے والے اور اِس سبب سے آپس میں تعلُّقات مُنقَطِع کرنے والے اِس عام بَخشِش سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔

توبہ کرلو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قہرِ قہار و غضبِ جبار عزّوجل سے لرز جانے کیلئے کیا یہ بات کافی نہیں؟ اور شبِ قدر جیسی بابَرَکت رات بھی جن مُجرِموں کی بخشش نہیں کی جارہی وہ کس قدر شدید مُجرِم ہوں گے؟ اِن گناہوں سے صِدقِ دِل سے توبہ کر لینی چاہئے اور حُقوقُ العِباد والے مُعامَلات بھی حل کر لئے جائیں بے شک اللہ عزّوجل کا فضل و کرم بے حد و بے اِنتہا ہے۔

لڑائی کا وَبال

حضرتِ سیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہَر تشریف لائے تا کہ ہم کو شبِ قَدر کے بارے میں بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں اسلئے آیا تھا کہ تمہیں شبِ قدر بتاؤں لیکن فُلاں فُلاں شخص جھگڑ رہے تھے۔ اسلئے اس کا تعیُّن اُٹھالیا گیا اور ممکن ہے کہ اِسی میں تمہاری بہتری ہو۔ اب اِس کو (آخری عَشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں ڈھونڈو۔ (صحیح بخاری، ج ا ص ۶۶۳ حدیث ۲۰۲۳)

ہم تو شریف کے ساتھ شریف اور ----

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں ہمارے لئے کس قدر درسِ عبرت ہے کہ میٹھے میٹھے آقا مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بتانے ہی والے تھے کہ شبِ قدر کون سی رات ہے کہ دو مسلمانوں کا باہَم لڑنا مانِع ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شبِ قدر کو مخفی کر دیا گیا۔ اِس سے اندازہ لگایئے کہ مسلمانوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا رَحمت سے کس قدَر دُوری کا سبب بن جاتا ہے۔ مگر آہ! اب مسلمانوں کو کون سمجھائے؟ آج تو بڑے فخر سے کہا جا رہا ہے کہ 'میاں اس دُنیا میں شریف رہ کر تو گزارہ ہی نہیں، ہم تو شریفوں کے ساتھ شریف اور بدمعاشوں کے ساتھ بَدمعاش ہیں!' صِرف اِس قَول ہی پر اِکتفا نہیں۔ اب تو معمولی سی بات پر پہلے زَبان درازی، پھر دَست اَندازی، اِس کے بعد چاقو بازی بلکہ گولیاں تک چل جاتی ہیں۔ افسوس! آج کل بعض مسلمان کبھی پٹھان بن کر کبھی پنجابی کہلا کر، کبھی مُہاجر ہو کر، کبھی سندھی اور بلوچ قومیّت کا نعرہ لگا کر ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے۔ ایک دوسرے کی اَملاک واَموال کو آگ لگا رہا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے خِلاف صِرف نَسلی اور لِسانی فَرق کی بناء پر مَحاذ آرائی ہو رہی ہے۔ مسلمانو! آپ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ تھے آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان تو یہ ہے کہ مؤمنوں کی مثال ایک جِسم کی طرح ہے کہ اگر ایک عُضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اِس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔ (صحیح بخاری، ج ۴ ص ۱۰۳ حدیث ۶۰۱۱)

ایک شاعر نے کتنے پیارے انداز میں سمجھایا ہے ۔

مُبتلائے دَرْد کوئی عُضو ہو روتی ہے آنکھ
کِس قدر ہمدرد سارے جِسم کی ہوتی ہے آنکھ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے ایک دوسرے کی ہمدردی اور غمگساری کرنی چاہئے۔ مسلمان ایک دوسرے کو مارنے، کاٹنے اور لوٹنے، ایک دوسرے کی دُکانیں اور اَسباب جلانے والا نہیں ہوتا۔

مسلمان مؤمن اور مہاجِر کی تعریف

سَیِّدُنا فُضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رسالت،شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جودوسخاوت، سراپا رَحمت، محبوبِ ربُّ العزت عزَّ وجلّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حَجَّۃُ الْوَدَاع کے موقع پرارشادفرمایا،کیاتمھیں مؤمن کے بارے میں خبر نہ دوں؟ پھرارشاد فرمایا، مؤمن وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان اپنی جان اور اپنے اَموال سے بے خوف ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مجاہد وہ ہے جس نے اطاعتِ خداوندی عزَّ وجلّ کے معاملے میں اپنے نَفس کیساتھ جہاد کیااور مہاجر وہ ہے جس نے خطااور گناہوں سے علیحدِگی اختیار کی۔ (مستدرک للحاکم، ج ا ص ۱۵۸)

اورارشادفرمایا،کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کی طرف (یااُس کے بارے میں) اِس قسم کے اِشارے، کِنائے سے کام لے جواُس کی دِل آزاری کاباعِث ہواور یہ بھی حلال نہیں کہ کوئی ایسی حَرکت کی جائے جوکسی مسلمان کو ہراساں یاخوفزدہ کردے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۷ ص ۱۷۷)

طریقِ مصطفےٰ کو چھوڑنا ہے وجہِ بربادی ۔۔۔ اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اِقتِدار اپنی

نا قابلِ برداشت خارِش

حضرتِ سیِّدُنامُجاہِد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزَّ وجلّ بعض دوزخیوں کوایسی خارِش میں مُبتَلا کردے گا کہ کُھجاتے کُھجاتے اُن کی کھال اُدھڑ جائے گی یہاں تک کہ اُن کی ہڈّیاں ظاہر ہوجائیں گی۔ پھرنِدا سُنائی دے گی کہ کہو،کیسی رہی یہ تکلیف؟ وہ کہیں گے کہ اِنتہائی سخت اور نا قابلِ برداشت ہے۔تب اُنہیں بتایا جائے گا کہ دُنیا میں جوتم مسلمانوں کوستایا کرتے تھے یہ اُس کی سزا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ج ۷ ص ۱۷۵)

تکلیف دُور کرنے کا ثواب

حُضورِاکرم،نورِمجسم،شاہِ بنی آدم،رسولِ مُحتَشَم،شافِعِ اُمَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا، میں نے ایک شخص کوجنّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جِدھرچاہتا تھانکل جاتا تھا۔جانتے ہوکیوں؟صِرف اس لئے کہ اُس نے اس دُنیامیں ایک دَرَخت راستے سے اس لئے کاٹ دیا تھاتاکہ مسلمانوں کوراہ چلنے میں تکلیف نہ ہو۔ (صحیح مسلم، ص ۱۴۱۰ حدیث ۱۹۱۴)

لڑنا ہے تو نفس کے ساتھ لڑو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِن احادیثِ مُبارَکہ سے دَرْس حاصل کیجئے اور آپس میں لڑائی جھگڑا اور لُوٹ مار سے پرہیز کیجئے۔ اگر لڑنا ہی ہے تو مَرْدُود شیطان سے لڑیئے، نَفسِ اَمّارہ سے لڑائی کیجئے۔ بوقتِ جہاد دین کے دشمنوں سے قِتال کیجئے۔ مگر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہئے۔ آپس میں جھگڑا کرنے کا نقصانِ عظیم تو آپ نے دیکھ ہی لیا کہ شبِ قدر کی تَعْیِین اُٹھالی گئی اِس کے علاوہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا کرنے سے نہ جانے کیسی کیسی عظیم نعمتوں اور رحمتوں سے ہمیں محروم کیا جاتا رہا ہوگا؟ اللہ عزّوجل ہمارے حالِ زار پر رَحم فرمائے اور اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اگرچہ پنجابی، پٹھان، سِندھی، بلوچ، سرائیکی، مہاجر، بنگالی، بہاری وغیرہ قومیّت سے تعلُّق رکھتے ہوں مگر ہیں عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غُلام۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ پٹھان ہیں، نہ پنجابی، نہ بلوچ ہیں، نہ سندھی بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو عربی ہیں۔ اے کاش! ہم حقیقی معنوں میں عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ کرم سے لِپٹ کر رہیں اور تمام نَسلی اور لِسانی اِختلافات کو بُھلا کر ایک اور نیک بن جائیں۔

فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں　　　موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

مَدَنی اِنعامات کے کارڈز کو دیکھ کر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے

الحمدللہ عزّوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کسی قسم کا لِسانی اور قومی اِختلاف نہیں، ہر زَبان بولنے والا اور ہر بَرادری سے تعلُّق رکھنے والا عَرَبی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامنِ کرم ہی میں پناہ گزیں ہے۔ آپ بھی ہر دم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَستہ رہئے اور اور عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی زِندگی گزارنے کیلئے اپنے آپ کو مَدَنی اِنعامات کے سانچے میں ڈھال لیجئے۔ ترغیب وتَحرِیص کیلئے ایک خوشگوار وخوشبودار مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ

5 فروری 2005 میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں مَدَنی قافلہ کورس کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے راولپنڈی کے ایک مُبلِّغ نے جو کچھ حلفیہ لکھ کر دیا اس کا خُلاصہ ہے کہ میں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں سو رہا تھا، سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں الحمدللہ عزّوجل دِل کی آنکھیں کھل گئیں، عالَمِ خواب میں دیکھا کہ سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک بلند چبوترے پر جلوہ افروز ہیں، قریب ہی مدنی انعامات کے کارڈز کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ سروَرِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدنی اِنعامات کے ایک ایک کارڈ کو مسکراتے ہوئے بغور مُلاحظہ فرمارہے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

مدنی اِنعامات سے عطار ہم کو پیار ہے　　　اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!　　　صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد!

جادوگر کا جادو بھی ناکام

حضرتِ سَیِّدُنا اسمٰعیل حَـقِّـی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نَقْل فرماتے ہیں، یہ رات سلامتی والی رات ہے یعنی اِس میں بہُت سی چیزوں سے سلامتی ہے۔ اِس رات میں بیماری، شَر اور آفات سے سلامتی ہے، اِسی طرح آندھی، بجلی وغیرہ ایسی باتیں جن سے ڈَر پیدا ہوتا ہو اِن سے بھی سلامتی ہے بلکہ اِس رات میں جو کچھ نازِل ہوتا ہے وہ سلامتی، نَفع اور خیر پر مُشتَمِل ہوتا ہے اور نہ ہی اِس میں شیطان بُرائی کروانے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ ہی جادوگر کا جادو اِس میں چلتا ہے بس اِس رات میں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ (روح البیان، ج۱۰ص۴۸۵)

عَلاماتِ شب قدر

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادَہ بن صامِت رضی اللہ تعالٰی علیہ نے سرکارِ والا تبار، باِذنِ پروَرْدگار دو جہاں کے مالِک و مختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں شبِ قدر کے بارے میں سُوال کیا تو سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکۂ مکرمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شبِ قدر رَمضانُ المبارک کے آخِری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیس، تئیس، پچیس، ستائیس یا اُنتیسویں شب یا رَمضان کی آخِری شب میں ہے۔ تو جو کوئی ایمان کیساتھ بہ نیّتِ ثواب اِس مُبارَک رات میں عِبادت کرے، اُسکے تمام گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اُسکی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ مُبارَک شب کُھلی ہوئی، روشن اور بالکل صاف و شفّاف ہوتی ہے۔ اِس میں نہ زِیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زِیادہ سَردی بلکہ یہ رات مُعْتَدِل ہوتی ہے۔ گویا کہ اِس میں چاند کُھلا ہوا ہوتا ہے۔ اِس پوری رات میں شَیاطین کو آسمان کے ستارے نہیں مارے جاتے۔ مزید نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اِس رات کے گُزرنے کے بعد جو صُبح آتی ہے اُس میں سُورج بِغیر شُعاع کے طُلُوع ہوتا ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے گویا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ عزَّوجلَّ نے اِس دِن طُلوعِ آفتاب کے ساتھ شیطان کو نکلنے سے روک دیا ہے۔ (اِس ایک دِن کے عِلاوہ وہ ہر روز سُورج کے ساتھ ساتھ شیطان بھی نکلتا ہے۔) (مسند امام احمد، ج۸ص۴۱۴ حدیث ۲۲۸۲۹)

سَمُنْدَر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ رَمضانُ المبارک کے آخِری عشرہ کی طاق راتوں میں یا آخِری رات میں سے چاہے وہ ۳۰ ویں شب ہو کوئی ایک رات شب قدر ہے۔ اِس رات کو مخفی رکھنے میں ہزارہا حِکمتیں ہیں۔ جن میں یقیناً ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ہر رات اسی رات کی جُستجو میں اللہ عزوجل کی عِبادت میں گُزارنے کی کوشش کریں کہ نہ جانے کون سی رات، شَبِ قَدر ہو۔ اِسی حدیثِ پاک میں شب قدر کی بعض علامات بھی ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ اِن عَلامات کے علاوہ بھی دیگر رِوایت میں مزید علاماتِ لَیلَۃُ القَدر کا بیان کیا گیا ہے۔ اِن علامات کو پالینا سب کے بس کی بات نہیں بلکہ یہ تو صِرف اَہلِ نظر ہی کا حصّہ ہے۔ اللہ عزوجل بسا اوقات اپنے خاص بندوں پر ان کا ظُہور فرماتا ہے۔ شبِ قدر کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اِس رات میں سَمُندر کا کھاری پانی میٹھا ہوجاتا ہے۔ نیز اِنسان و جنّات کے عِلاوہ کائنات کی ہر شے اللہ عزوجل کی بُزُرگی کے اِعتِراف میں سجدہ رَیز ہوجاتی ہے مگر یہ ہر ایک کو نظر نہیں آتا۔

حکایت 1

حضرتِ سَیِّدُنا عُبید ابنِ عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں ایک رات بُحَیرۂ قُلزُم (قُلزُم نامی سَمُندر) کے کَنارے پر تھا اور اُسی کھاری پانی سے وُضو کرنے لگا۔ جب میں نے وہ پانی چکھا تو شہد سے بھی زِیادہ میٹھا معلوم ہوا۔ مجھے بے حد تَعَجُّب ہوا۔ میں نے جب حضرتِ سَیِّدُنا عُثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بات کا ذِکر کیا تو اُنہوں نے فرمایا، اے عُبید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! وہ لَیلَۃُ القَدر ہوگی۔ مزید فرمایا، جس شخص نے یہ رات اللہ عزوجل کی یاد میں گُزاری اُس نے گویا ہزار ماہ سے بھی زِیادہ عرصہ عبادت کی اور اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گُناہوں کو مُعاف فرما دے گا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص ۶۲۶)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

حکایت 2

حضرتِ سَیِّدُنا عُثمان ابنِ ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غُلام نے اُن سے عرض کیا، اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے کَشتی بانی کرتے ایک عرصہ گزرا۔ میں نے دریا کے پانی میں ایک عجیب بات محسوس کی۔ جس کو میری عقل تسلیم کرنے سے اِنکار کرتی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، وہ کیا عجیب بات ہے۔ عرض کیا، اے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ہر سال ایک ایسی رات بھی آتی ہے کہ جس میں سَمُندر کا پانی میٹھا ہوجاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غُلام سے فرمایا، اِس بار خیال رکھنا جیسے ہی رات میں پانی میٹھا ہوجائے تو مجھے مُطَّلع کرنا۔ جب رَمضان کی ستائیسویں رات آئی تو غُلام نے آقا سے عَرض کی کہ آقا! آج سَمُندر کا پانی میٹھا ہوچکا ہے۔ (روح البیان، ج ۱۰ ص ۴۸۱)

اللہ عزوجل کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہمیں علامت کیوں نظر نہیں آتیں ؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شبِ قَدْر کی مُتَعَدِّد علامات کاذِکْر گُزرا۔ ہمارے ذِہن میں یہ سُوال اُبھر سکتا ہے کہ ہماری عُمر کے کافی سال گُزرے ہر سال شبِ قدر آتی رہتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہمیں کبھی اِس کی علامات نظرنہیں آتیں؟ اِس کے جواب میں عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں، اِن باتوں کا عِلْم ہر ایک کو نہیں ہوسکتا کیوں کہ اِن کا تعلُّق کَشْف وکَرامت سے ہے۔ اسے تو وُہی دیکھ سکتا ہے جس کو بصیرت (یعنی قلبی نظر) کی نعمت حاصل ہو۔ ہر وَقْت مَعْصِیَّت کی نُحُوست میں لت پَت رہنے والا گنہگار انسان اِن نظاروں کو کیسے دیکھ سکتا ہے؟ ؎

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشہ دیکھے دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

طاق راتوں میں ڈھونڈو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے اپنی مَشِیّت کے تحت شبِ قدر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہٰذا ہمیں یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ شبِ قدر کون سی رات ہوتی ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ مِعْراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، شبِ قدر کو رَمضانُ المبارَک کے آخری عَشْرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری، ج ا ص ۶۶۲ حدیث ۲۰۲۰)

آخری سات راتوں میں تلاش کرو!

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رِوایت کرتے ہیں کہ بَحر وبَرّ کے بادشاہ، دو عالم کے شہنشاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہر و ماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے چند اَفراد کو خواب میں آخری سات راتوں میں شبِ قدر دِکھائی گئی۔ میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں مُتَّفِق ہوگئے ہیں۔ اِس لئے اِس کا تلاش کرنے والا اِسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (صحیح بخاری، ج ا ص ۶۶۰ حدیث ۲۰۱۵)

لَیْلَۃُ الْقَدْر پوشیدہ کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی سُنّتِ کریمہ ہے کہ اُس نے بعض اَہم ترین مُعاملات کواپنی مَشِیَّت سے بندوں پر پوشیدہ رکھا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی رضا کو نیکیوں میں، اپنی ناراضگی کو گناہوں میں اور اپنے اَولیاء رحمہم اللہ کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔ اِس کا خُلاصہ یہی ہے کہ بندہ کسی بھی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر چھوڑ نہ دے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کس نیکی پر راضی ہوجائے۔ ہوسکتا ہے کہ نیکی بظاہر بہت ہی چھوٹی نظر آتی ہو اُسی سے اللہ عزوجل راضی ہوجائے۔ مُتَعَدِّد احادیثِ مبارکہ سے یہی پتا چلتا ہے۔ مثلاً قیامت کے روز ایک بدکار عورت صِرف اِس نیکی کے عِوض بخش دی جائیگی کہ اُس نے ایک پیاسے کُتّے کو دُنیا میں پانی پلادیا تھا۔ اِسی طرح اپنی ناراضگی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھنے کی حکمت یہی ہے کہ بندہ کسی گناہ کو چھوٹا تصوُّر کرکے نہ کر بیٹھے بلکہ ہر گناہ سے بچتا ہی رہے۔ چونکہ بندہ نہیں جانتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہوجائے گا۔ لہٰذا وہ ہر گناہ سے پرہیز ہی کرے۔ اِسی طرح اَولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کو بندوں میں اِسی لئے پوشیدہ رکھا ہے کہ اِنسان ہر نیک مسلمان کی رِعایت وتعظیم بجالائے اور سوچے کہ ہوسکتا ہے کہ **یہ** وَلیُّ اللہ ہو......ہوسکتا ہے **وہ** وَلیُّ اللہ ہو، اور ظاہر ہے جب ہم نیک لوگوں کا اَدَب وتعظیم کرنا سیکھ لیں گے۔ بدگُمانی کی عادت نِکال دیں گے اور سب مسلمانوں کو اپنے آپ سے اچھا تصوُّر کرنے لگیں گے تو ہمارا مُعاشَرہ بھی صحیح ہوجائیگا اور اِن شآءَ اللہ عزوجل ہماری عاقبت بھی سَنور جائے گی۔

حکمتوں کے مدنی پھول

امام فخرالدّین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور تفسیر، تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے **شب قدر** کو چند وُجوہ کی بناء پر پوشیدہ رکھا ہے۔ اوّل یہ کہ جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا، مثلاً اللہ عزوجل نے اپنی رِضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا تاکہ بندے ہر اطاعت میں رَغبت حاصل کریں۔ اپنے **غضب** کو گناہوں میں پوشیدہ فرمایا کہ گناہ سے بچتے رہیں۔ اپنے وَلی کو لوگوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ لوگ سب کی تعظیم کریں، قبولیتِ دُعاء کو دعاؤں میں پوشیدہ رکھا کہ سب دعاؤں میں مُبالَغہ کریں اور اسمِ اعظم کو اَسماء میں پوشیدہ رکھا کہ سب اَسماء کی تعظیم کریں اور صلوٰۃِ وُسطیٰ کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تمام نمازوں پر محافظت کریں اور قبولِ توبہ کو پوشیدہ رکھا کہ مُکلَّف (بندہ) توبہ کی تمام اَقسام پر ہمیشگی اِختیار کرے اور موت کا وَقت پوشیدہ رکھا کہ مُکلَّف (بندہ) خوف کھاتا رہے۔ اِسی طرح **شب قدر** کو بھی پوشیدہ رکھا کہ رَمَضانُ المبارک کی تمام راتوں کی تعظیم کریں۔

دوسرے یہ کہ گویا اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے، اگر میں شب قدر کو مُعَیَّن کردیتا اور یہ کہ میں گناہ پر تیری جُراءَت کو بھی جانتا ہوں تو اگر کبھی شَہوت تجھے اِس رات میں معصِیَت کے کِنارے پر لا چھوڑتی اور تو گناہ میں مبتلا ہوجاتا تو تیرا اِس رات کو جاننے کے باوُجود گناہ کرنا لاعلمی کے ساتھ گناہ کرنے سے بڑھ کر سخت ہوتا۔ پس اِس سبب سے میں نے اِسے پوشیدہ رکھا۔ مَروی ہے کہ

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد شریف میں تشریف لائے تو ایک شخص کو سوئے ہوئے مُلاحظہ فرمایا، ارشاد فرمایا، اے علی کَرَّمَ اللّٰہ تَعالیٰ وَجْہَہ الکرِیم اسے اُٹھاؤ کہ وُضو کرلے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہ تَعالیٰ وَجْہَہ الکرِیم نے اسے بیدار فرمایا، پھر عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو نیکی کی طرف زِیادہ سَبقت فرمانے والے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اسے بیدار کیوں نہ فرمایا؟ ارشاد فرمایا، اِس لئے کہ اس کا تجھے انکار کردینا کُفر نہیں لہٰذا میں نے اِس کے جُرم میں تخفیف کیلئے ایسا کیا۔ تو جب رَحْمتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حال ہے تو اب اِسی پر ربِّ تعالیٰ کی رَحْمت کو قیاس کرو کہ اِس کا کیا عالَم ہوگا گویا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرمارہا ہے، اگر تُو شبِ قدر کو جانتا اور اِس میں عِبادت کرتا تو ہزار ماہ سے زِیادہ کا ثواب کماتا اور اگر اِس میں معصیت (گناہ) کرتا تو ہزار مہینے کی سزا پاتا اور سزا کا دَفْع کرنا ثواب لینے سے اَوْلیٰ (یعنی بہتر) ہے۔ تیسرے یہ کہ میں نے اس رات کو پوشیدہ رکھا تاکہ مُکلّف (بندہ) اِس کی طلب میں محنت کرے اور اِس محنت کا ثواب کمائے۔ چوتھے یہ کہ جب بندے کو شبِ قدر کا یقین حاصِل نہ ہوگا تو رَمضانُ المبارَک کی ہر رات میں اللہ عزوجل کی اِطاعت میں کوشش کرے گا اس اُمید پر کہ ہوسکتا ہے کہ یہی رات شبِ قدر ہو۔ تو ان کے ساتھ اللہ عزوجل نے فِرِشتوں کو تنبیہ (تَم۔بی۔ہ) فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم ان (انسانوں) کے بارے میں کہتے تھے کہ جھگڑا کریں گے اور خون بہائیں گے، حالانکہ یہ تو اس کی اِن گمان شدہ رات میں محنت وکوشش ہے اگر میں اِسے اِس رات کا علم عطا کردیتا تو پھر کیسا ہوتا......؟ تو یہاں اللہ عزوجل کے اس قول کا بھید کُھلا کہ جو فِرِشتوں کو جواباً ارشاد فرمایا تھا۔ جب اللہ عزوجل نے ان سے ارشاد فرمایا کہ

اِنِّی جاعلٌ فی الارْض خلیفۃً ؕ (پ۱،سورۃ البقرہ:۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

تو فِرِشتوں نے عرض کی:۔

قالوا اتجْعل فیْھا منْ یّفْسِد فیھا ویسفِك الدِّمآءَ ج ونحن نسبّح بحمدكَ ونُقدس لك ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بولے، کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اِس میں فساد پھیلائے گا اور خُونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سَراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں۔ (پ۱،سورۃ البقرہ:۳۰)

تو پھر یہ ارشاد فرمایا کہ

قال اِنّیْٓ اعلم ما لَا تعلمُون (پ۱،سورۃ البقرہ:۳۰)

ترجمۂ کنزالایمان: فرمایا، مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

تو آج اِسی قول کا بھید کھولا گیا۔ (تفسیرِ کبیر، ج۱۱،ص۲۲۹)

سال میں کوئی بھی رات شب قدر ہوسکتی ہے!

چنانچہ بے شمار مَصْلِحَتوں کی بناء پر لَیْلَۃُ الْقَدْر کو پوشیدہ رکھا گیا ہے تاکہ اللہ عزوجل کے نیک بندے اُس کی تلاش میں سارا سال ہی لگے رہیں اور یُوں ہر حال میں وہ نیکیاں کمانے میں کوشاں رہیں۔ اِس کے تعیُّن میں عُلَمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا بے حد اِختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض بُزرگوں رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو شبِ قدر پورے سال میں پھرتی رہتی ہے۔ مثلاً حضرتِ سیّدنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے، شبِ قدر کو وُہی شخص پاسکتا ہے جو سارا ہی سال راتوں کو متوجہ رہے۔ اِسی قول کی تائید کرتے ہوئے امامُ العارِفین سیّدُنا شیخ محی الدین ابنِ عَرَبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں شب (یعنی شبِ براءت) اور ایک بار شعبانُ المعظم ہی کی اُنیسویں شب میں شبِ قدر کو پایا ہے۔ نیز رَمضانُ المبارک کی تیرہویں شب اور اٹھارہویں شب کو بھی دیکھا اور مختلف سالوں میں رَمضانُ المبارک کے آخری عَشرہ کی ہر طاق رات میں اِس کو پایا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگرچہ زِیادہ تر شبِ قدر رَمضان شریف میں ہی پائی جاتی ہے تاہم میرا تجربہ تو یہی ہے کہ یہ پورا سال گھومتی رہتی ہے۔ یعنی ہر سال کیلئے اس کی کوئی ایک ہی رات مخصوص نہیں ہے۔

رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بمع شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم جلوہ گری

الحمدللہ عزوجل دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمضانُ المبارک کے اعتکاف کی خوب بہاریں ہوتی ہیں دُنیا کے مختلف مقامات پر اسلامی بھائی مساجد میں اور اسلامی بہنیں مسجدِ بیت میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے اور خوب جلوے سمیٹتے ہیں۔ ترغیب کیلئے ایک بہار آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ

تحصیل لیاقت پور، ضِلع رحیم یار خان (پنجاب پاکستان) کے ایک نوجوان اسلامی بھائی حلقہ قافِلہ ذِمّہ دار کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں فلموں کا ایسا رسیا تھا کہ ہمارے گاؤں کی سی ڈیز کی دکان کی تقریباً آدھی سی ڈیز دیکھ چکا تھا۔ الحمدللہ عزوجل مجھے طلبانی گاؤں کی مدنی مسجد میں آخری عشرہ رَمضانُ المبارک ۱۴۲۲ھ (2001) کے اعتکاف کی سعادت نصیب ہوگئی۔ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتوں کے کیا کہنے! 27 رَمضانُ المبارک کا ناقابلِ فراموش ایمان افروز واقِعہ تحدیثِ نعمت کیلئے عرض کرتا ہوں: شب بھر بیدار رہ کر میں نے خوب رو رو کر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دِیدار کی بھیک مانگی۔ الحمدللہ عزوجل صبحِ دم مجھ پر خُصوصی بابِ کرم کھل گیا، میں نے عالَمِ غُنودگی میں اپنے آپ کو مسجد کے اندر پایا، اتنے میں اِعلان کیا گیا سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور نَماز کی اِمامت فرمائیں گے، کچھ ہی دیر میں رَحمتِ کونین، سلطانِ دارَین، نانائے حَسَنین، ہم دُکھیا دِلوں کے چَین، بمع شَیخَینِ کریمَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم جلوہ نُما ہوگئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صِرف ایک جھلک نظر آتے ہی وہ حسین جلوہ نگاہوں سے اوجھل ہوگیا، اس پر دل ایک دم بھر آیا اور آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہوگیا یہاں تک کہ روتے روتے میری ہچکیاں بندھ گئیں۔ اے کاش! ؎

اِتنی دیر تک ہو دیدِ مُصْحَفِ عارِض نصیب ‏ ‏ ‏ حِفظ کرلوں ناظرہ پڑھ کے قرآنِ جمال

الحمدللہ عزوجل اِس کے بعد میرے دل میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت اور بڑھ گئی بلکہ میں دعوتِ اسلامی ہی کا ہوکر رہ گیا۔ گھر سے ترکیب بنا کر میں بابُ المدینہ کراچی کا رُخ کیا اور درسِ نِظامی کرنے کیلئے جامِعۃُ المدینہ میں داخِلہ لے لیا۔ یہ بیان دیتے وَقت دَرجہ اولیٰ میں علمِ دین حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر ایک ذَیلی حلقے کے قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھوم مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جلوۂ یار کی آرزو ہے اگر ‏ ‏ ‏ مدنی ماحول میں کرلو تو تم اعتکاف
میٹھے آقا ﷺ کریں گے کرم کی نظر ‏ ‏ ‏ مَدَنی ماحول میں کرلو تو اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‏ ‏ ‏ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

امامِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دو اقوال

حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِس بارے میں دو قول مَنقول ہیں:۔

(۱) لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر رَمضانُ المبارک ہی میں ہے لیکن کوئی رات مُعَیَّن نہیں۔ جبکہ سیّدنا امام ابُو یوسف اور سیّدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک رَمضان کی آخری پندرہ راتوں میں لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر ہے۔

(۲) سیّدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک مشہور قول یہ ہے کہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر پورے سال گھومتی رہتی ہے کبھی ماہِ رَمضانُ المبارَک میں ہوتی ہے اور کبھی دوسرے مہینوں میں یہی قول سیّدنا عبداللہ ابنِ عبّاس ابنِ مسعود اور سیّدنا عِکرِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی منقول ہے۔ (عمدۃُ القاری، ج ۸ ص ۲۵۳ حدیث ۲۰۱۵)

سیّدنا امامِ شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رَمضانُ المبارک کے عشرۂ اخیرہ میں ہے اور اس کا دِن مُعَیَّن ہے اس میں قِیامت تک تبدیلی نہیں ہوگی۔ (عمدۃُ القاری، ج ۸ ص ۲۵۳، الحدیث ۲۰۱۵)

شب قدر بدلتی رہتی ہے

سیّدنا امامِ مالِک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک شبِ قدر رَمضانُ المبارک کے آخِری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے مگر اس کیلئے کوئی ایک رات مخصوص نہیں، ہر سال اِن طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، یعنی کبھی تو اکیسویں شب لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر ہوجاتی ہے تو کبھی تیئسویں، کبھی پچیسویں تو کبھی ستائیسویں اور کبھی کبھی اُنتیسویں شب بھی شبِ قدر ہو جایا کرتی ہے۔ (تفسیر صاوی، ج ۶ ص ۲۴۰۰)

ابُو الحَسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عراقی اور شب قدر

بعض بُزرگوں نے حضرت سیّدنا شیخ ابُو الحسن عِراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد نَقل کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں جب سے بالِغ ہوا ہوں الحمدللہ عزوجل کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے شبِ قدر کو نہ دیکھا ہو۔ پھر اپنا تجرِبہ ارشاد فرماتے ہیں، جب کبھی اِتوار یا بدھ کو پہلا روزہ ہوا تو اُنتیسویں شب، اگر پیر کا پہلا روزہ ہوا تو اکیسویں شب، اگر پہلا روزہ منگل یا جُمعرات کو ہوا تو ستائیسویں شب اگر پہلا روزہ جمعرات کو ہوا تو پچیسویں شب اور اگر پہلا روزہ ہفتہ کو ہوا تو میں نے تیئسویں شب میں شبِ قدر کو پایا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱ ص ۲۲۳)

ستائیسویں رات کو شبِ قدر

اگرچہ بُزرگانِ دِین اور مُفَسِّرِین ومُحَدِّثین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کا شبِ قدر کے تعیُّن میں اِختِلاف ہے۔ تاہم بھاری اکثرِیَّت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال شبِ قدر ماہِ رَمضانُ المبارک کی ستائیسویں شب کو ہی ہوتی ہے۔

حضرت سیِّدنا اُبَیّ بِنْ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستائیسویں شبِ رمضان ہی کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ (تفسیر صاوی، ج۶، ص۲۴۰۰)

حضورِ غوثِ اعظم سیِّدنا شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی بھی اِسی کے قائل ہیں۔ حضرتِ سیِّدنا عبداللہ اِبنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یہی فرماتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدنا شاہ عبدُالعزیز مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رَمضان شریف کی ستائیسویں رات ہی کو ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی تائید کیلئے اُنہوں نے دو دَلائل بیان فرمائے ہیں، اوّلاً یہ کہ لَیْلَةُ الْقَدْر کا لفظ نو حروف پر مشتمل ہے اور یہ کلِمہ سُوْرَةُ الْقَدْر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا ہے۔ اِس طرح 'تین' کو 'نو' سے ضَرب دینے سے حاصلِ ضَرب 'ستائیس' آتا ہے، جو اِس بات کی طرف اِشارہ کرتا ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں کو ہوتی ہے۔ دوسری تَوجِیہ یہ پیش کرتے ہیں کہ اِس سُورۂ مبارَکہ میں تیس کلِمات (یعنی تیس الفاظ) ہیں، ستائیسواں کلمہ 'ھِیَ' ہے جس کا مرکز لَیْلَةُ الْقَدْر ہے۔ گویا اللہ تبارَک وتعالیٰ کی طرف سے نیک لوگوں کیلئے یہ اِشارہ ہے کہ رمضان شریف کی ستائیسویں کو شبِ قدر ہوتی ہے۔ (تفسیر عزیزی، ج۳، ص۴۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے شبِ قدر کو پوشیدہ رکھ کر گویا اپنے بندوں کو ہر رات میں کچھ نہ کچھ عِبادت کرنے کی ترغیب عطا فرمائی ہے۔ اگر وہ شبِ قدر کیلئے کسی ایک رات کو مخصوص فرما کر صَراحۃً اِس کا علم ہمیں عطا فرما دیتا تو پھر اِس بات کا اِمکان تھا کہ ہم سال کی دِیگر راتوں کے مُعامَلہ میں غافِل ہو جاتے۔ صِرف اُسی ایک رات کا اِہتمام کرتے۔ اب چونکہ اسے مَخْفِی رکھا گیا ہے۔ اِسلئے عَقْلمَند وُہی ہے جو تمام سال اس عظیم الشّان رات کی جستجو میں رہے کہ نہ جانے کون سی رات شبِ قدر ہو۔ واقِعی اگر کوئی صِدقِ دِل سے اِس کو تمام سال تلاش کرے تو اللہ عزوجل کسی کی محنت کا ضائع نہیں فرماتا۔ وہ ضرور اپنے فضل وکرم سے اُسے اِس رات کی سعادت عطا فرما دے گا۔

ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

غَرائِبُ القُرآن ص ۱۸۷ پر ایک رِوایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعا تین مرتبہ پڑھ لیگا تو اُس نے گویا شبِ قدر کو پالیا۔لہٰذا ہر رات اس دُعاء کو پڑھ لینا چاہئے۔دُعا یہ ہے:۔

لَآاِلٰہَ اِلاَّ اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

یعنی، خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عزوجل پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔

رِضائے الٰہی عزوجل کے خواہش مندو! ہوسکے تو سارا ہی سال ہر رات میں خصوصی اہتمام کے ساتھ کچھ نہ کچھ نیک عمل ضَرور کرلینا چاہئے کہ نہ جانے کب شبِ قدر ہوجائے۔ ہر رات میں دو فرض نَمازیں آتی ہیں، مَغرب و عِشاء کم از کم دونوں نَمازوں کی جماعت کا تو خُوب ہی اہتمام ہونا چاہئے کہ اگر شبِ قدر میں ان کی جماعت نصیب ہوگئی تو اِن شآءَ اللہ عزوجل بیڑا ہی پار ہے۔ بلکہ روزانہ عِشاء و فجر کی جماعت کی بھی خصوصیّت کیساتھ عادت ڈال لیجئے۔مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سروَرِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے عشاء کی نَماز باجماعت پڑھی، اُس نے گویا آدھی رات قِیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اُس نے گویا پوری رات قیام کیا۔ (صحیح مسلم، ص ۳۲۹ حدیث ۶۵۶)

امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ رَحمت نِشان نَقل کرتے ہیں، جس نے عشاء کی نَماز باجماعت پڑھی تحقیق اُس نے لَیْلَۃُ الْقَدْر سے اپنا حِصّہ کرلیا۔ (الجامع الصغیر، ص ۵۳۲ حدیث ۸۷۹۶)

ستائیسویں شب کی قدر کریں

اللہ عزوجل کی رَحمت کے مُتلاشیو! اگر تمام سال یہی عادتِ جماعت رہی تو شبِ قدر میں بھی اِن دونوں نمازوں کی جماعت اِن شآءَ اللہ عزوجل نصیب ہوجائے گی اور رات بھر سوئے رہنے کے باوجود بھی اِن شآءَ اللہ عزوجل روزانہ کی طرح شبِ قدر میں بھی تمام رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

اگر قدر دانی تو ہر شب، شبِ قدر است

جن راتوں میں شبِ قدر ہونے کا زِیادہ اِمکان ہے مثلاً رَمضانُ المبارک کا آخری عشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عبادت کا خاص اِہتمام ہونا چاہئے اور خاص کر ستائیسویں شب کہ اِس رات کے بارے میں قوی ترگمان شبِ قدر ہونے کا ہے۔اِس رات کو تو غفلت میں گنوانا ہی نہیں چاہئے۔ستائیسویں رات تو خصوصاً توبہ واِستِغفار اور ذِکر و دُرود کی تکرار میں گزارنا چاہیے۔

شب قدر میں پڑھنے

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی ،شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں، جوکوئی شب قدر میں سُورۃُ الْقَدْر سات بار پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُسے ہر بلا سے محفوظ فرمادیتا ہے اور ستّر ہزار فرشتے اس کیلئے جنّت کی دُعا کرتے ہیں اور جوکوئی (سال بھر میں جب بھی) جُمُعہ کے روز نمازِ جُمُعہ سے قبل تین بار پڑھتا ہے اللہ عزوجل اُس روز کے تمام نماز پڑھنے والوں کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھتا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج۱ص۲۲۳)

شب قدر کی دُعاء

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، میں نے اپنے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں عرض کیا، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر مجھے شبِ قدر کا علم ہوجائے تو کیا پڑھوں؟ سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روزِ شُمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اِس طرح دُعاء مانگو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (جامع ترمذی، ج۵ص۳۰۶حدیث۳۵۲۴)

یعنی، اے اللہ عزوجل بیشک تُو معاف فرمانے والا ہے اور مُعافی دینے کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھے بھی معاف فرمادے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! روزانہ رات کو ہم اِس دُعاء کو کم از کم ایک بار ہی پڑھ لیا کریں کہ کبھی تو شبِ قدر نصیب ہو جائیگی۔ ورنہ کم از کم ستائیسویں شب تو اِس دعاء کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ اِس کے علاوہ بھی ستائیسویں شب کو اللہ عزوجل توفیق دے تو شب بیداری کرکے دُرود وسلام کی کثرت کریں، اجتماعِ ذکر و نعت میسّر آئے تو اُس میں شرکت فرمایئے اور نوافل میں وقت گزارنے کی کوشش کیجئے۔

شبِ قدر کے نوافل

حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرِ روحُ البیان میں یہ روایت نقل کرتے ہیں، جو شبِ قدر میں اِخلاصِ نیّت سے نوافل پڑھے گا اُس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ (روح البیان، ج ۱۰ص ۴۸۰)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رَمضانُ المبارک کے آخِری دَس دِن آتے تو عِبادت پر کمر باندھ لیتے ان میں راتوں کو جاگا کرتے اور اپنے اَہل کو جگایا کرتے۔ (سنن ابن ماجہ، ج ۲ص ۳۵۷ حدیث ۱۷۶۸)

حضرتِ سیِّدُنا اِسمٰعیل حقّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں کہ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین اس عَشرے کی ہر رات میں دو رَکعت نفل شبِ قدر کی نیّت سے پڑھا کرتے تھے۔ نیز بعض اکابِر سے منقول ہے کہ جو ہر رات دَس آیات اس نیّت سے پڑھ لے تو اس کی بَرَکت اور ثواب سے محروم نہ ہوگا اور فقیہ ابُو اللیث سَمَرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، شبِ قدر کی کم سے کم نَماز دو رَکعت ہے اور زِیادہ سے زِیادہ ہزار رَکعت (نوافِل) اور دَرمیانہ دَرَجہ دو سو رَکعت ہے، اور ہر رکعت میں اَوسَط قِراءَت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر اور تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے اور ہر دو رَکعت کے بعد سلام پھیرے اور سلام کے بعد سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرُودِ پاک بھیجے اور پھر نَماز کیلئے کھڑا ہوجائے یہاں تک کہ اپنا سو رَکعت کا یا اس سے کم یا اس سے زِیادہ کا جو اِرادہ کیا ہو پورا کرے تو ایسا کرنا اِس شبِ قدر کی جَلالتِ قدر جو کہ اللہ عزوجل نے بیان فرمائی اور جو سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِس کے قِیام کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا ہے اس کیلئے اسے کِفایت کرے گا۔ (روح البیان، ج ۱۰، ص ۴۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً یہ رات مَنبَعِ بَرَکات ہے۔ چنانچہ حُضُورِ اَنور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم پر ایک ایسا مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اِس رات سے محروم رہ گیا وہ پُوری بھلائی سے محروم رہ گیا اور شبِ قدر کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر اَصلی محروم۔

(مشکوٰۃ، ج ۱ص ۳۷۴ حدیث ۱۹۶۴)

ایسی رحمتوں اور بَرَکتوں والی رات کو گنوانا بہت بڑے محروم ہونے کی دلیل ہے۔ لٰہذا سب کو چاہئے کہ شبِ قدر کی پورے رَمضانُ المبارک میں تلاش کریں ورنہ کم از کم ستائیسویں شب کو تو ضرور عبادت میں گزاریں۔

اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طُفیل ہم گنہگاروں کو
لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر کی بَرَکتوں سے مالامال کر اور زِیادہ سے زِیادہ اپنی عبادت کی توفیق مَرحمت فرما۔

آمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر میں مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

بیداری میں دیدار ہوگیا...... کس کا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کا معمول بنائیے اِن شاءَ اللہ عزوجل شبِ قدر پانے کا جذبہ نصیب ہوگا۔ ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک خوشبودار بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ چنانچہ

نیو کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں نے پہلی بار 12 دِن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی، نواب شاہ (بابُ الاسلام سندھ) کی ایک مسجد میں ہمارا مَدَنی قافِلہ قِیام پذیر ہوا۔ نیکیوں کی طرف رغبت کم ہونے کے سبب دل اُچاٹ سا تھا۔ ایک دن صحنِ مسجد میں جَدوَل کے مُطابِق سنّتوں بھرا حلقہ قائم تھا کہ دھوپ آ گئی۔ ایک اسلامی بھائی اُٹھ کر مسجد کے اندرونی حصے میں چلے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد مسجد کے اندرونی حصے میں ایک آواز بلند ہوئی۔ سب اُس طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اتنے میں وُہی اسلامی بھائی رَوتے ہوئے برآمد ہوئے اور کہنے لگے، ابھی ابھی جاگتی حالت میں مجھے سبز سبز عمامہ سجائے ہوئے، روشن چہرے والے ایک بُزرگ نظر آئے جو کچھ اِس طرح فرما رہے تھے، صحن کے اندر دھوپ میں سُنّتیں سیکھنے والے زِیادہ ثواب کما رہے ہیں۔ یہ سن کر تمام شرکائے مَدَنی قافِلہ اَشکبار ہوگئے اور میں بھی بَہُت ہی مُتَأَثِّر ہوا اور میں نے دل ہی دل میں ٹھان لی کہ اب کبھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہیں چھوڑوں گا۔ الحمدللہ عزوجل تو مَدَنی قافلوں میں سفر کی عادت میری فطرتِ ثانیہ بن چکی ہے۔ ایک بار ہمارا مَدَنی قافِلہ میرپور خاص (بابُ الاسلام سندھ) میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک عاشقِ رسول نے بتایا کہ تہجُّد کے وَقت میں نے دیکھا سارے قافِلے والوں پر نور کی برسات ہو رہی ہے۔ اِس سے مزید جذبہ ملا۔ الحمدللہ عزوجل یہ بیان دیتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے مَدَنی اِنعامات کی علاقائی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

آدھی دھوپ میں نہ بیٹھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے والوں پر کیا خوب کرم کی بارِشیں ہوتی ہیں! غالِباً وہ موسم سخت گرمیوں کا نہیں ہوگا اور صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی دھوپ میں دِیوانے سنّتیں سیکھنے میں مشغول ہوں گے اور ان کی حوصلہ اَفزائی کی ترکیب بنی ہوگی۔ ورنہ بِلا وجہ سخت دھوپ میں سنّتیں سیکھنے کا حلقہ لگانا مناسب نہیں کہ اس سے یکسوئی حاصل نہیں ہوگی اور سیکھنے میں بھی غَلَط فہمیوں کا اِمکان رہے گا۔ تحصیلِ علمِ دین کیلئے پُرسکون ماحول ہونا چاہئے۔ جسم کے کچھ حصے پر دھوپ آرہی ہو تو سنّت یہ ہے کہ وہاں سے ہٹ جائے۔ یعنی یا تو مکمّل چھاؤں میں رہے یا پھر مکمل دھوپ میں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ شفقت نشان ہے، جب کوئی شخص سائے میں ہو اور سایہ سمٹ گیا، کچھ سائے میں ہوگیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اُٹھ جائے۔ (سنن ابی داوٗد، ج ۴ ص ۳۳۸، حدیث ۴۸۲۱)

اولیا کا کرم، خوب لوٹیں گے ہم　　آؤ مل کر چلیں، قافلے میں چلو

دھوپ میں چھاؤں میں، جاؤں میں آؤں میں　　سب یہ نیّت کریں، قافلے میں چلو

ہوتی ہیں سب سنیں نور کی بارشیں

سب نہانے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! 　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد !

جنّت میں بھی عُلَماء کی حاجت ہوگی

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ پُر نور ہے، جنّتی جنت میں علَماءِ کرام کے محتاج ہونگے، اسلئے کہ وہ ہر جُمعہ کا اللہ تعالیٰ کے دِیدار سے مُشَرَّف ہونگے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا، تَمَنَّوْا عَلَیَّ مَا شِئْتُمْ یعنی مجھ سے مانگو، جو چاہو۔ وہ جنّتی علَماءِ کرام کی طرف مُتَوَجِّہ ہونگے کہ اپنے ربّ کریم عزوجل سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیںگے، یہ مانگو وہ مانگو، جیسے وہ لوگ دُنیا میں علَماء کرام کے محتاج تھے، جنت میں بھی ان کے محتاج ہونگے۔ (الفردوس بماثور الخطاب، ج ۱ ص ۲۳۰، حدیث ۸۸۰ والجامع الصغیر للسیوطی ص ۱۳۵ حدیث ۲۲۳۵)